REGD No. L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱ روپے، سہ ماہی ۶ روپے، ماہوار ۲½ روپے

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸	۲۹ صلح ۱۳۲۹ھش	۲۹ جنوری ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۳

اخبار احمدیہ:

ربوہ ۲۶ جنوری۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت نزلہ اور کھانسی سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ کمزوری ابھی ہے مگر کل سے طبیعت کچھ بہتر ہے۔ احباب نواب صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

آپ کے پیغام مبارکباد نے ہمارے قلوب کو انبساط سے معمور کر دیا

انڈونیشی سفیر کا تار سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ناظر امور خارجہ کے نام

کراچی ۲۸ جنوری۔ جماعت احمدیہ کے ناظر امور خارجہ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد نے انڈونیشیا کے آزاد جمہوریہ ہونے کے موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ اور پاکستانی احمدیوں کی طرف سے دلی مسرت کے اظہار اور مبارکباد کا جو تار صدر جمہوریہ انڈونیشیا کے نام ارسال کیا تھا۔ اس کے جواب میں انڈونیشی سفیر مقیم کراچی ہز ایکسیلنسی مسٹر ابدھم کی طرف سے مندرجہ ذیل جوابی تار موصول ہوا ہے

"میں مندرجہ ذیل پیغام صدر جمہوریہ انڈونیشیا کی طرف سے آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کے پیغام نے ہمارے قلوب کو مسرت و انبساط سے معمور کر دیا ہے۔ نوزائیدہ مملکت جمہوریہ انڈونیشیا تمام دوستوں کی طرف سے دوستی اور خوشگوار تعلقات کا عموماً اور جماعت احمدیہ کا خصوصاً تہ دل سے خیر مقدم کرتی ہے۔ ہمارا خدا مسلم ممالک کی مدد کرنے اور دنیا میں امن و انصاف قائم کرنے کے سلسلے میں ہماری رہبری کرے۔ آمین۔"

شاہ ایران، ایرانی پریس، عوام اور دیگر تمام عناصر پاکستان دوستی کے نشے سے مخمور ہیں

پاکستانی سفیر مقیم ایران ہز ایکسیلنسی غضنفر علی خاں کے تاثرات

لاہور ۲۸ جنوری۔ پاکستان کے سفیر متعینہ ایران ہز ایکسیلنسی غضنفر علی خاں نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ایران کے عوام اور خود اعلیٰحضرت شاہِ ایران کو پاکستان کے ساتھ دلی محبت ہے اور وہ پاکستان کی ترقی اور اسکی خوشحالی میں اپنے ملک کی سی دلچسپی لیتے ہیں۔ اور کہ شاہ ایران، ایرانی پریس، عوام اور دیگر تمام عناصر پاکستان دوستی کے نشے سے مخمور ہیں۔ ان کے نزدیک پاکستان کا طاقتور و مضبوط ہونا خود ایران کے لئے تقویت کا موجب ہے۔ اعلیٰحضرت شاہِ ایران کی پاکستان میں متوقع تشریف آوری کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اعلیٰحضرت اسی خلوص اور محبت کی بنا پر پاکستان تشریف لا رہے ہیں۔ جو پاکستان کے عوام کے ساتھ انہیں ہے۔ ان کی تشریف آوری کا مقصد سب سے بڑی اسلامی مملکت کے عوام سے ملنا ہے۔ اور ان سے مل کر یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا یہاں کے عوام کے دل بھی اہل ایران کے لئے اسی طرح جذبات محبت سے لبریز ہیں۔ جس طرح کہ ایرانیوں کے دل میں پاکستان اور اہل پاکستان کی محبت موجزن ہے۔ اعلیٰحضرت پاکستان کو اپنا ہی ملک سمجھ کر یہاں تشریف لا رہے ہیں۔

ایرانیوں کی پاکستان دوستی کا تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہوئے ہز ایکسیلنسی مسٹر غضنفر علی خاں نے مزید فرمایا۔ کہ ہمارے ہمسایہ ممالک میں سے ایران ایک ایسا ملک ہے۔ جس نے روز اول ہی سے ہمارے ساتھ انتہائی ہمدردی اور محبت کا سلوک روا رکھا ہے۔ بالخصوص وہاں کا پریس اپنے قیمتی کالموں میں پاکستان کی اتنی ہی حمایت کرتا ہے۔ جتنی کہ خود پاکستان کا اپنا پریس اپنے ملک کی حمایت کر سکتا ہے۔ اگرچہ قدرتی طور پر وہاں کے پریس میں بھی کچھ باہمی اختلافات ہیں لیکن پاکستان دوستی میں وہ سب متحد ہیں۔ کوئی ایک اخبار بھی ایسا نہیں ہے۔ جو ہمارے معاملات میں گہری دلچسپی نہ لیتا ہو۔ اور ہمارے ملک کی خبروں کو نمایاں کر کے شائع نہ کرتا ہو۔ حتیٰ کہ وہ افغانستان کے متعلق بھی ہمارے بیانات اور تقریروں کو شائع کرنے سے نہیں ہچکچاتے۔ حالانکہ افغانستان خود ان کا ہمسایہ ملک ہے۔ جس سے ان کے دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ پھر کشمیر کے متعلق پاکستانی موقف کی حمایت میں انہوں نے ایسے ایسے زوردار ایڈیٹوریل لکھے ہیں۔ کہ گویا یہ معاملہ خود ان کا اپنا معاملہ ہے۔ یہ امر ہمارے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہے کہ یہ ہمسایہ ملک پاکستان کی موجودہ پریشانیوں میں ایک حقیقی بھائی کی طرح اس کا ساتھ دے رہا ہے۔ اعلیٰحضرت شہنشاہ ایران کی ہر دلعزیزی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ ایران کے لوگوں کو اپنے بادشاہ سے اس قدر محبت اور عقیدت ہے کہ اگر میں یہ کہوں۔ کہ وہ اہل ایران کی تمناؤں اور امنگوں کا مجسمہ ہیں۔ تو اس میں قطعاً مبالغہ نہ ہوگا۔ سارے ایران میں کوئی ایک اخبار بھی ایسا نہیں ہے۔ جو اپنے عزیز ترین بادشاہ پر کامل اعتماد کا اظہار نہ کرتا ہو۔

آخر میں آپ نے اس امید کا اظہار کیا کہ والی ایران کا یہ دورہ دونوں ملکوں میں خوشگوار تعلقات اور دوستی کے جذبات کو اور زیادہ مستحکم کرنے کا باعث ثابت ہوگا۔ (نامہ نگار خصوصی)

پہلے کشمیر کا جھگڑا طے کرایئے

آسٹریلوی وزیر خارجہ کا بیان

۲۸ جنوری آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر اسپینڈر نے جو حال ہی میں برعظیم ہند و پاکستان کا دورہ کر کے گئے ہیں۔ آج سڈنی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ جب تک کشمیر کے جھگڑے کا کوئی فوری اور منصفانہ حل نہیں ہو جاتا۔ دولت مشترکہ کی طرف سے کمیونزم کی بیخ کنی کے لئے باہمی تعاون کی باتیں غیر موثر ہیں۔ آپ نے کہا۔ اس جھگڑے کی وجہ سے دولت مشترکہ کے دو ملکوں پاکستان و ہندوستان کے تعلقات ناخوشگوار ہو رہے ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے کمیونزم کی روک تھام دشوار ہے۔ پہلے اس کا کوئی فوری حل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اسی سے ایشیا کے امن کو خطرہ ہے۔ [illegible] کمیونزم کو تقویت پہنچتی ہے۔ آپ نے کہا۔ آسٹریلیا [illegible] چین کی عوامی حکومت کو تسلیم کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ جاپان سے کوئی صلح کا معاہدہ ہو جانا چاہیئے۔ ان شرائط پر کہ اس میں پھر وہی فوج گردی نہ ہونے پائے۔

لاہور ۲۸ جنوری حکومت پنجاب کے مشیر فرہاد شیخ صادق حسن نے آج ریڈیو پاکستان لاہور سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے پاکستان اور ہندوستان کے خدا ترس لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اغوا شدہ بہنوں اور بیٹیوں کو برآمد کرنے کی طرف خاص توجہ کریں۔

لبرل نظر انداز کر دیئے گئے

روم ۲۸ جنوری۔ پندرہ دن کے تعطل کے بعد کل اطالیہ میں اطالیہ کی ڈیموکریٹک کرسچین پارٹی کے لیڈر سائنیر ڈی گیسپری نے وزارت مرتب کی۔ ۱۹۴۵ء سے اب تک یہ ان کا چھٹا مسلسل انتخاب ہے۔ نئی کولیشن وزارت کیتھولک ری پبلکن اور سوشلسٹ ممبروں پر مشتمل ہے۔ لیبرل افراد کو قطعاً نظر انداز کر دیا گیا۔ (دستار)

فضائی سپلائی شروع نہیں ہوگی

برلن ۲۸ جنوری۔ کل جب ایک گاڑی بان سرحدی چوکی پر جلد گاڑی کو نہ روک سکا۔ تو سرحد کے اشتراکی محافظوں نے کسان کی گاڑی کے گھوڑے کو گولی مار دی۔ کل ایک برطانی ترجمان نے برلن میں کہا۔ کہ فضائی سپلائی دوبارہ شروع ہونے کی افواہ محض گپ ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ آئندہ تین مہینوں کے لئے شہر میں غذا اور ایندھن کا ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن اگر ضرورت پڑی تو تین دن کے اندر اندر فضائی سپلائی شروع کر کے بہت جلد اپنی پوری رفتار پر لائی جا سکے گی۔ (دستار)

کینیڈا کی امریکی فوجوں کی مشترکہ مشق

واشنگٹن ۲۸ جنوری۔ امریکی براعظم کے شمالی بعید میں امریکہ اور کینیڈا کی فوجیں الاسکا کو حملہ آور دشمن سے بچانے کے لئے مشترک ہو کر وسط سرمائی جنگ کی مشق کریں گی۔ الاسکا کے کمانڈ کی امریکی فوج دشمن کی حیثیت اختیار کرے گی۔ اور دفاع کرنے والے مشترک امریکی اور کینیڈا کی ہونگے۔ (دستار)

جرمن حکومت پر ۳ کروڑ پونڈ کا دعویٰ

سیلسبری۔ ۲۸ جنوری۔ ۵۵ سالہ ہر فرٹز تھاسن جو اپنے علاقے میں کوئلے اور لوہے کے بہت بڑے صنعت ساز تھے۔ اور جنہوں نے ۱۹۲۳ء میں ہٹلر کی شرب خانہ کی بغاوت کے لئے دس ہزار پونڈ دیئے تھے۔ انہوں نے کل جرمن حکومت کو متنبہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی جائیداد دو کروڑ پاؤنڈ کی واپسی کے لئے حکومت پر دعویٰ کریں گے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی یہ دولت ان سے ناجائز طریقہ سے لی گئی تھی۔ (دستار)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳۷ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قصیدۂ احمدیہ ــ درنعتِ محمدیہ

از مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر

(۴)

تَرَکُوا الْغَبُوقَ وَبَدَّلُوا مِنْ ذَوْقِهٖ ۔۔۔ ذَوْقَ الدُّعَاءِ بِلَیْلَةِ الْاَحْزَانِ
بادۂ شب را بدل کردند با طاعات شب ۔۔۔ یعنی با ذوقِ دعا و گریۂ آتش عناں

کَانُوْا بِرَنَّاتِ الْمَثَانِیْ قَبْلَهَا ۔۔۔ قَدْ اُحْصِرُوْا فِیْ شُحِّهَا کَالْعَانِیْ
پیشتر ایں قوم اندر تار تار عود و چنگ ۔۔۔ بود محصور و مقید نیک چوں زندانیاں

قَدْ کَانَ مَرْتَعَهُمْ اَغَانِیْ دَائِمًا ۔۔۔ طَوْرًا بِغِیْدٍ تَارَةً بِدِنَانٖ
بود گویا آب و نانش نغمہ و سازو سرود ۔۔۔ گاہ شغلِ مے پرستی گاہ عشقِ مہوشاں

مَا کَانَ فِکْرٌ غَیْرَ فِکْرِ غَوَانِیْ ۔۔۔ اَوْ شُرْبِ رَاحٍ اَوْ خَیَالِ جِفَانٖ
جملگی اندیشۂ شاں غرقۂ عشق زناں ۔۔۔ یا خیال بادہ نوشی یا سرِ رطلِ گراں

کَانُوْا الْمَشْغُوْفَ الْفَسَادِ بِجَهْلِهِمْ ۔۔۔ رَاضِیْنَ بِالْاَوْسَاخِ وَالْاَدْرَانٖ
فتنہ را انگیز داواں سخت ناداں زیستن ۔۔۔ با پلیدی ساختن بر چرک چسپیدن[۲] ہماں

عَیْبَانِ کَانَ شِعَارُهُمْ مِنْ جَهْلِهِمْ ۔۔۔ حُمْقُ الْحِمَارِ وَوَثْبَةُ السِّرْحَانٖ
بس نمایاں بود اندر عادت شاں ایں دو عیب ۔۔۔ ابلہی چوں خو تودان حملہ کردن گرگ ساں

فَطَلَعْتَ یَا شَمْسَ الْهُدٰی نُصْحًا لَّهُمْ ۔۔۔ لِتُضِیْئَهُمْ مِنْ وَجْهِکَ النُّوْرَانِیْ
مرحبا اے مہر رخشاں اے ہمہ بہبود و سود ۔۔۔ گشتہ از نورِ رخت ایں قوم از نورانیاں

اُرْسِلْتَ مِنْ رَّبٍّ کَرِیْمٍ مُّحْسِنٍ ۔۔۔ فِی الْفِتْنَةِ الصَّمَّاءِ وَالطُّغْیَانٖ
آمدی پیغامبر از مہرباں داور خدا ۔۔۔ در چناں وقتیکہ طوفاں سرکشید اندر جہاں

یَا لَلْفَتٰی مَا حُسْنُهٗ وَجَمَالُهٗ ۔۔۔ رَیَّاهُ یُصْبِی الْقَلْبَ کَالرَّیْحَانٖ
بخ بخ آں روئے منور ہے یہ آں حسن و جمال ۔۔۔ از نسیمش تازہ گردد عشق را جان و رواں

وَجْهُ الْمُهَیْمِنِ ظَاهِرٌ فِیْ وَجْهِهٖ ۔۔۔ وَشُئُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانٖ
در جمالِ او جمالِ ربِّ اکبر آشکار ۔۔۔ وز صفاتِ او صفاتِ حق تعالیٰ شد عیاں

فَلِذَا یُحَبُّ وَیُسْتَحَقُّ جَمَالُهٗ ۔۔۔ شَغَفًا بِهٖ مِنْ زُمْرَةِ الْاَخْدَانٖ
عاشقے را دل رباید چہر مہر انگیز او ۔۔۔ بے نیازی نیز بہ از جملہ خوبانِ جہاں

(باقی)

۱۔ آتش عناں۔ تیز رو۔ ۲۔ چسپیدن بر چیزے۔ اس سے بہت رغبت کرنا۔ جمال چہر

دعا خواست | جناب مولوی بہاء الحق صاحب وکیل الصنعت تحریک جدید انجمن احمدیہ عرصہ دو ماہ سے آنتوں کی تکلیف کی وجہ سے ڈھاکہ میں صاحب فراش ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت آرام ہے۔ تاہم احبابِ کرام کی خدمت میں دعا کیلئے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

خاکسار محمد رفیق واقفِ زندگی منشئ دفتر وکالت صنعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔۔۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

ھو الناصر ۔۔۔ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ

نوجوانانِ جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحریک جدید کے دفتر دوم کی مضبوطی کا کام اس سال میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ بعض مجالس کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر جگہ کے خدام سرگرم کوشش کر کے دفتر دوم کے وعدوں کو اس سال پانچ لاکھ تک لے جائیں۔ اس کے لئے ۵ فروری ۱۹۵۰ء کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ اس دن ہر شہر اور گاؤں میں جلسے کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کی اہمیت واضح کی جائے۔ اور اسکے بعد خدام گھر بہ گھر پھر کر نئے سال کے وعدے لیں۔ اور یہ تسلی کریں کہ ان کے شہر میں کوئی نوجوان باقی نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دوم میں شامل نہ ہو۔ چندہ کی شرح میں بھی کچھ رعایت کر دیتا ہوں آئندہ دفتر دوم کا کم از کم وعدہ ماہوار آمد کے ۲۰ فیصدی کے برابر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پانچ روپے سے کم کوئی وعدہ نہ ہونا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور اس مہم میں آپکو کامیاب کرے۔ والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۸ جنوری ۱۹۵۰ء

دو۲ درویشوں کی تشویشناک علالت

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

قادیان سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں اس وقت دو۲ درویش بہت بیمار ہیں۔ ایک۱ تو بابا اللہ دتا صاحب سکنہ دوالمیال ہیں۔ جو بوجہ تیز بخار قریباً بیہوش ہیں اور ان کی حالت تشویشناک ہے۔ اور دوسرے شیخ غلام جیلانی صاحب ہیں جنہیں بندش پیشاب کی سخت تکلیف ہے۔ احباب ان ہر دو۲ کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۸/۱/۵۰

امتیازی کامیابی | میرے چھوٹے بھائی سید منور احمد شاہ بخاری نے حال ہی میں ڈی جے کالج کراچی سے کھیل کے مقابلہ میں بفضل خدا نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیز نے کالج کے گذشتہ تین ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ عزیز پانچ مقابلوں میں اول رہے اور دو میں دوئم اور تمام کالج میں بہترین کھلاڑی قرار دیئے گئے۔ عنقریب آپ صوبہ سندھ کے کھیل کود کے مقابلہ میں حصہ لیں گے۔ عزیز دوران کے چھوٹے بھائی سید رفیق احمد شاہ بخاری نے اپریل میں الفیہ۔ ایف۔ سی کا یونیورسٹی کا امتحان دینا ہے۔ احباب عزیزان کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

میجر سید ممتاز احمد از راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲۹ جنوری ۱۹۵۰ء

محض لفظی بحثوں سے کیا حاصل؟

ہفت روزہ "درنجف" میں اس دفعہ پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کے فیصلہ کے متعلق کسی حافظ محمد شریف صاحب کا ایک مضمون شائع ہؤا ہے۔ آپ نے یہ بات ثابت کرنے پر زور خرچ کیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق صرف "یکطرفہ" دعا کی تھی مباہلہ نہیں تھا۔ اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں فوت نہیں ہوئے۔ اس لئے ثابت ہؤا کہ آپ کی یکطرفہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

ہم نے جہاں تک اس مضمون پر سوچا ہے سوائے لفظی جھگڑے کے اور کچھ بھی نہیں آپ دعا کے ساتھ "یکطرفہ" کا لفظ اپنی طرف سے ملا کر اپنے استدلال کی عمارت جو چاہیں تیار کرلیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے "دعا" ضرور کی تھی۔ اور مضمون نویس صاحب کو معلوم ہوگا کہ مباہلہ بھی "دُعا" ہی ہوتی ہے۔ ورنہ کوئی "ہاتھا پائی" نہیں ہوتی۔ جس طرح کا چیلنج صرف جناب عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت احرار ہی دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ وہ اکثر امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیتے رہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ "بینی پکڑ لو" "کشتی لڑ لو" اور کبھی کہتے ہیں کہ حکومت غداری کا دونوں پر مقدمہ چلائے وغیرہ وغیرہ

سو عرض ہے کہ مباہلہ بھی دعا ہی کی ایک قسم ہے۔ جو اس لئے کی جاتی ہے کہ معلوم ہو جائے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک فریقین میں سے کس کا دین صداقت پر مبنی ہے۔ ہم نے اس امر کی وضاحت الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں کی تھی۔ اور بتایا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مسیح موعود علیہ السلام کی "دعا" کی تائید چونکہ نہیں کی تھی۔ اس لئے مباہلہ کی شرائط پوری نہیں ہوئیں تھیں۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اس دعا میں شامل ہو جاتے۔ تو یقیناً یہ مباہلہ کی دعا مکمل بن جاتی۔ اور پھر ضرور مولوی ثناء اللہ صاحب پر وہی گزرتا۔ جو نجران کے عیسائیوں پر اس وقت گزرتا۔ اگر وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دعا میں شامل ہو جاتے۔ لیکن یقیناً یہ یکطرفہ دعا نہیں تھی۔ کیونکہ اس میں مولوی صاحب جب بلا ایک فریق ثانی کے خود مخاطب تھے۔ چنانچہ اس دعا کا عنوان ہی یہ ثابت کرتا ہے جو یہ ہے کہ "مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ"۔ جو فیصلہ مولوی صاحب نے منظور نہ کیا۔ جیسا کہ انہوں نے اس دعا کو اپنے اخبار میں شائع کر کے اس کے نیچے لکھ دیا تھا۔ کیا ثابت نہیں کہ انہوں نے بھی اس وقت مباہلہ ہی کو سمجھا تھا

ہم نے الفضل میں یہ بھی عرض کیا تھا کہ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا نجران کے عیسائیوں کے انحراف کی وجہ سے خالی نہیں گئی تھی۔ اور منظور ہو گئی تھی۔ کہ آج ان کا نام و نشان بھی دنیا میں نہیں ہے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اب بھی زندہ ہیں۔ اور قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اسی طرح "اجیب دعوت الداع" کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کی دعا بھی خالی نہیں گئی۔ اور حرف بہ حرف پوری ہو گئی ہے۔ کیونکہ مسیح موعود علیہ السلام اب بھی زندہ ہیں۔ اور قیامت تک زندہ رہیں گے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام و نشان بھی موجود نہیں رہا۔ اس سے بڑھ کر دعا کی قبولیت کا اور کیا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کی مانگی ہوئی دعا خصوصاً جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قبولیت کا وعدہ بھی کیا ہو کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔ کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا جو آپ نے لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے الفاظ میں نجرانی عیسائیوں کے متعلق مانگی تھی۔ آپ کے خیال میں خالی گئی تھی نعوذ باللہ من ذالک ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں ایسے خیال تک سے۔

حافظ صاحب! لفظی بحثوں میں کچھ نہیں دھرا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ آپ کو اس بات کا صحیح فہم عطا کرے۔ کیا آپ کو نظر نہیں آتا۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام اب بھی زندہ ہیں۔ اور آپ کا سلسلہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی خود مولوی ثناء اللہ صاحب کی مادی آنکھوں کے سامنے کرتا چلا گیا ہے۔ اور یہ سب کچھ مولوی ثناء اللہ کی انتہائی مخالفت کے باوجود ہوتا چلا گیا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب کا سلسلہ مخالفت نہایت ناکامی کے ساتھ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کے ہمخیالوں اور ہم مذہبوں تک نے بھی آپ پر کفر کے فتوے لگائے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی کامیابی تو یہ ہوتی۔ کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو (نعوذ باللہ) درہم برہم کر کے مرتے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح اب بھی عیسائی اسلام کو مٹانے کے لئے کوششیں کرتے چلے جاتے ہیں۔ مگر جماعت احمدیہ نے ان کا مونہہ پھیر دیا ہے۔ اور اسلام کا سورج برابر اپنی نور پاشی کر رہا ہے۔ اسی طرح حقیقی اسلام احمدیت کے دشمنوں کی کوششوں کے علی الرغم احمدیت ترقی کی منازل طے کرتی ہی چلی جاتی ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا اونچا کرنے کی وجہ سے مسیح موعود علیہ السلام ابھی بھی زندہ ہیں۔ اور آثار بتاتے ہیں کہ قیامت تک زندہ رہینگے

پھر یا مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی کا ثبوت اس طرح ہم پہنچتا کہ جس طرح احمدیت کے علی الرغم آپ نے اسلام سمجھا ہؤا تھا۔ وہ اس طرز کے اسلام کی اشاعت کے لئے کوئی مشن ہی قائم کر جاتے۔ جو ان کے نام پر تمام دنیا میں کام کرتا۔ آپ ذرا بتایئے۔ تو سہی کہ ایک دینی راہنما کی زندگی کیا ہوتی ہے؟ آج امام اعظم ابو حنیفہؒ کیوں زندہ ہیں؟ اس لئے کہ کروڑوں انسان آپ کے اجتہاد کے پیرو ہیں اور آپ کے نام سے منسوب ہونے کو فخر سمجھتے ہیں اور حنفی کہلانا چاہتے ہیں۔ لیکن کیا آپ ایک شخص بھی ایسا بتا سکتے ہیں۔ جو "ثنائی" کہلانا چاہے۔ کیا لاکھوں آدمی "وہابی" نہیں کہلاتے کم سے کم کہلانے کے مخالف ہی ان کو ایسا نہیں کہتے؟ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب تو صرف اسلام کے لئے لڑے تھے۔ اس لئے ان کا دین زندہ ہے تو وہ زندہ ہیں کیا مسلمانوں ہی نے ان پر کفر کے فتوے نہیں لگائے۔ کیا یہ مسلمان ان کو اسلام کا جرنیل سمجھتے ہیں۔ اور ان کے سپاہی کہلانا فخر سمجھتے ہیں؟ ویسے تو سارے علمائے اسلام اسلام کے لئے ہی لڑتے ہیں سوال تو یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو کیا خصوصیت حاصل ہوئی؟ کیا یہی کہ وہ احمدیت کو مٹانے کے لئے اٹھے۔ مگر احمدیت بڑھتی ہی چلی گئی۔ اور وہ خود اور ان کی سعی تہس نہس ہو گئی ہو آپ کی طرح جو چند آدمی ان کے نام کو اچھالنا چاہتے ہیں وہی بتائیں۔ کہ وہ اسلام کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت کے سینکڑوں مشنوں کے مقابلہ میں ایک مشن ہی قائم کر کے دکھائیں احمدیت کو مٹانے کے لئے ناکام کوشش کرتے چلے جانا جس کا نتیجہ بھی یہ ہو۔ کہ وہ اور فروغ پاتی جائے۔ تبلیغ اسلام تو نہیں کہلا سکتا۔ کیا احراریوں کی بیٹھ مٹھو کنا تبلیغ اسلام ہے۔

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کے فیصلہ کے متعلق لفظی بحثوں پر محمول مضامین لکھ ڈالنے یا اشتہار بازی کر لینا ہی اسلام کی تبلیغ کا سارا طول و عرض ہے۔ ذرا سوچئے تو سہی آپ کیا کر رہے ہیں؟ اسلام کے لئے آپ کیا کر رہے ہیں؟ اتنی دنیا کفر کے نرغہ میں گھری ہے مولوی ثناء اللہ یا آپ نے اسکو اس نرغے سے نکالنے کے لئے کیا سعی فرمائی ہے۔ اور اس کا کیا نتیجہ برآمد ہؤا ہے؟ ذرا اپنا کام دنیا کے سامنے پیش تو کیجئے۔ اسی طرح پیش کیجئے جس طرح جماعت احمدیہ کا کام اظہر من الشمس ہے کہ زبان حال و قال سے سخت ترین دشمنان احمدیت کو بھی اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ اپنے ہی ضمیر سے پوچھ کر دیکھئے کہ وہ کیا کہتا ہے۔

فضیلت اور توہین

"الفضل" ۱۵ جنوری ۱۹۵۰ء میں ایک عبارت شائع ہوئی تھی۔ جس میں مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال سے ثابت کیا گیا تھا کہ آپ حضرت امام حسینؓ کی تعظیم کرتے تھے اور یزید کو سخت بُرا سمجھتے تھے۔ اس پر "درنجف" شیعہ اخبار کے مدیر ایک نوٹ میں یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ غلط ہے۔ بلکہ آپ نے فلاں فلاں جگہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فلاں جگہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق جو کہا ہے۔ اس سے ان بزرگوں کی توہین ہوتی ہے۔ کیونکہ ان حوالوں میں مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی فضیلت بتائی ہے

یہ طرز استدلال سراسر غلط ہے ہم حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اسی طرح عزت و تکریم کرتے ہیں۔ جس طرح ہم اللہ تعالیٰ کے دوسرے تمام پاک بندوں کی کرتے ہیں۔ فضیلت کا سوال اس پر قطعاً اثر انداز نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نہ فرماتا

تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض کیونکہ مندرجہ بالا طرز استدلال کی رو سے تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ نے بعض کی بعض پر فضیلت بتا کر بعض انبیاء کی توہین کی ہے۔ کیا یہ نتیجہ صحیح ہے؟ خدا کے لئے ذاتی جذبات کو علیحدہ کر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوچئے کیا ایک مسلمان جب کہتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر فضیلت ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی توہین کی گئی ہے؟ فضیلت کا سوال مذہبی عقیدہ ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے بھی جائز بنایا ہے۔ اگر کوئی عیسائی کہے کہ فضیلت سے مسیح علیہ السلام کی توہین ہوتی ہے تو یہ سراسر غلط ہوگا۔ خواہ وہ آپ کو خدا اور خدا کا بیٹا ہی کیوں نہ مانتا ہو۔ ہمارے عقیدے کے مطابق تو عیسائی مسیح علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا کر خود ان کی توہین کرتے ہیں۔ کیونکہ بندے کو خدا بنانا نہ صرف خدا تعالےٰ کی ہتک ہے بلکہ بندے کی بھی ہتک ہے کیونکہ اس کو شرک کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔ کوئی پاک بندہ شرک کا ذریعہ نہیں بننا چاہتا۔ یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن حضرت عیسےٰ علیہ السلام عیسائیوں کے عقیدہ سے انکار کریں گے جیسا کہ قرآن شریف میں بیان ہوا ہے۔

اگر ہم ان بزرگوں کے متعلق شیعوں اور ان کی دیکھا دیکھی بعض دوسرے مسلمانوں کے عقیدہ پر نہیں ہیں تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ ہم نعوذ باللہ ان بزرگوں کی ہتک کرتے ہیں سراسر سینہ زوری ہے اور کچھ بھی نہیں۔ کیا شیعہ صاحبان خود حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ان بزرگوں کی فضیلت نہیں جتاتے۔ اور ان کے برعکس بعض سُنی مسلمان حضرات شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی۔ بلکہ شیعہ تو واقعی توہین کے حدود کو چھو جاتے ہیں بلکہ ان کے متعلق ایسے الفاظ کہتے ہیں جن کو ہم بیان کرنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ اچھا اتنا ہی بتائیے حضرت علیؓ کو حضرت سلمان فارسیؓ پر فضیلت تھی یا نہیں؟ کیا اس سے آپ حضرت سلمان فارسیؓ کی ہتک کرتے ہیں؟ اچھا ایک اور بات بتائیے۔ امام مہدی علیہ السلام کا درجہ آپ کی نظر میں کیا ہے؟ کیا ان کے فضائل کی وجہ سے جو شیعہ کتب میں مذکور ہیں ان بزرگوں کی ہتک ہوتی ہے؟ اگر شیعوں اور سُنیوں کی ترتیب فضائل مختلف ہو سکتی ہے تو کیا ہمارا حق نہیں کہ اپنے [illegible] کے مطابق ترتیب فضائل مقرر کریں؟ [illegible] ہستی کو جسے ہم نبی مانتے ہیں جو کہہ لیں [illegible] نہیں ہے؟ کیا یہی انصاف ہے؟ ہم عزت [illegible] بھی توہین کرنے والے اور آپ کے بزرگ کو گالیاں دیتے ہوئے پاک۔ ع

تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

جلسہ سالانہ قادیان کے دلچسپ حالات

منارۃ المسیح جلسہ گاہ اور لوائے احمدیت کے مناظر

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ)

(۳)

قادیان کے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر وہاں جانے والے قافلہ کے اور وہاں کے جلسہ سالانہ کے حالات اور روئداد اور تقاریر کے خلاصے گذشتہ دو قسطوں میں احباب کرام کے ملاحظہ میں آ چکے ہیں اس قسط میں بقیہ حالات پیش کئے جاتے ہیں

جلسہ گاہ

جلسہ کا انتظام اس وسیع چار دیواری میں کیا گیا تھا۔ جو کہ مکرم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے مکان سے آگے بائیں طرف پل کے پار حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے ہے جلسہ گاہ کے اندر آنے کے لئے دارالانوار کی طرف کی دیوار میں کوئیں کے سامنے سے ایک ہی بڑا دروازہ تھا جس کے آگے پولیس کا مستقل پہرہ رہتا تھا اس کے علاوہ چار دیواری کے اوپر اور اردگرد کی بعض چھتوں پر بھی مسلح پہرے کا انتظام تھا۔ اس دفعہ لاؤڈ سپیکر کا بھی باقاعدہ اور تسلی بخش انتظام تھا جس کے لئے ایک سکھ مستری کی خدمات حاصل کی گئیں تھیں۔ لاؤڈ سپیکر کے تین سپیکر جلسہ گاہ میں تھے۔ اور ایک حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے چوبارے کے اوپر کی چھت پر ایسی مناسب جگہ لگایا گیا تھا کہ اس کی آواز شہر میں بڑی دور دور تک سنی جاتی تھی۔ عورتوں کے لئے مناسب طور پر اسی چوبارے اور اس کی چھت پر انتظام کیا گیا تھا جہاں احمدی زائرات یا مہمان عورتوں کے علاوہ غیر مسلم اور دارالصحت کی بعض عورتیں بھی آکر تقاریر سنتی رہیں۔ چونکہ جلسہ گاہ کے اردگرد کے تمام مکانوں میں آواز بڑی اچھی طرح پہنچتی تھی۔ اسلئے ان مکانوں میں رہنے والے پناہ گزین عموماً اپنی چھتوں پر دھوپ میں بیٹھ کر سنتے تھے۔ خصوصاً ان مکانات کی عورتیں جو مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کے مکان کے اردگرد ہیں۔ جلسہ گاہ کے دروازے کے آگے دروازے سے نے کر کوئیں تک کے میدان میں عموماً پولیس اور دوسرے عام لوگوں اور بچوں وغیرہ کا جمگھٹا سا رہتا تھا۔ خصوصاً ایسے وقت میں جب کہ جلسہ گاہ بھر جاتی تھی اور لوگوں کو باہر کھڑا رہنا پڑتا تھا۔ اسی میدان میں چند چھابڑیوں والے ہندو اور سکھ پھل اور نمبر فروش بھی ہر وقت رہتے تھے۔ اور عموماً خرید و فروخت جاری رہتی تھی۔ سٹیج کی بناوٹ عموماً اسی طرح تھی جیسے کہ پہلے ہوا کرتی تھی۔ اور سٹیج ٹکٹ بھی باقاعدہ ایشو ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ معززین شہر کے لئے بائیں طرف باقاعدہ کرسیوں اور بینچوں کا انتظام تھا حاضرین کی دیکھ بھال اور پانی وغیرہ پلانے کا بھی پورا انتظام تھا اور میں نے دیکھا کہ ہمارے درویشوں کے ہاتھوں بعض دفعہ صرف ایک ہی گلاس میں احمدی اور ہندو اور سکھ حاضرین نے پانی پیا۔ جلسہ گاہ میں ہاتھ سے لکھے ہوئے بعض اعلان لگے ہوئے تھے کہ "یہاں سگریٹ پینا منع ہے" اسی طرح ایک کپڑے پر بڑے موٹے الفاظ میں غالباً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام "دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا مگر خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی دُنیا پر ظاہر کر دے گا" دیوار پر آویزاں تھا۔ اس کے علاوہ سٹیج کے پاس جلسہ گاہ کے دروازے کے عین سامنے بھی ایک کمرے کی دیوار پر بہت موٹے اور واضح الفاظ میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی تھی "قومی رواداری باہمی محبت و اتفاق ذمہ داری کا احساس خیالات کی بلندی اور لگاتار محنت و کوشش کی عادت آزاد مردموں کی علامتیں ہیں" حاضرین جلسہ میں اکثریت ہمیشہ غیر مسلموں کی رہتی تھی جن میں اردگرد کے گاؤں کے لوگوں کی بھی اچھی خاصی تعداد تھی جو کافی دور دور سے آتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ میں ایک درویش کے ساتھ غیر مسلموں میں بیٹھا تھا کہ سکھوں کا ایک گروہ ہمارے پاس سے اُٹھ کر جانے لگا ہم نے انہیں کہا کہ تشریف رکھیں۔ کہنے لگے کل آئیں گے اب شام ہونے کو ہے اور ہم نے پانچ کوس طے کرنا ہے۔" منتظم جلسہ گاہ اور غالباً ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے دفاتر جلسہ گاہ میں تھے۔ جو دوران جلسہ میں باقاعدہ کھلے رہتے اور ہر قسم کا انتظام اور امداد کرتے تھے

لوائے احمدیت

جلسہ گاہ میں سٹیج کے پاس لوائے احمدیت ہر وقت اپنی پوری شان کے ساتھ لہراتا رہتا تھا اور ستر اسی فٹ کی بلندی پر قادیان کی مقدس فضا کی ہوا کے جھونکوں سے اٹھکیلیاں لیتا اور جھومتا اور . . . .

. . . . بہت پیارا اور بھلا معلوم ہوتا تھا . . . نسیم رحمت کی انتظار اور فراق میں یا . . . . . .

. . . . وہ لوائے مسیح محمدیؐ بعض دفعہ اپنے آپکو لپیٹ بھی لیتا اور اکٹھا ہو جاتا تھا۔ مگر اس قبض کی حالت میں زیادہ دیر رہنا اسے گوارا نہ تھا اور ہوا کے جھونکے آکر اسے منا لیتے تھے اور پھر وہی محفل سرور و بسط گرم ہو جاتی تھی۔ جس سے نیچے بیٹھے مومنین کی نظریں بھی گاہے گاہے لطف اندوز ہوتی تھیں۔ جلسہ کے دوران میں جھنڈے کے نیچے ہر وقت . . . . . .

. . . خدام کا پہرہ رہتا تھا جو غالباً ہر پندرہ منٹ یا آدھ گھنٹے کے بعد بدلتا رہتا تھا۔ اس پہرے میں درویشانِ قادیان کے علاوہ ہندوستان اور پاکستان سے آئے ہوئے مہمان بھی تبرکاً حصہ لیتے تھے بلکہ اپنی باری حاصل کرنے کے لئے بعض دفعہ بہت انتظار کرنی پڑتی تھی۔

قصرِ خلافت پر لوائے احمدیت

جلسہ گاہ میں لہرانے والے جھنڈے کے علاوہ قصرِ خلافت پر بھی ہر وقت لوائے احمدیت لہراتا رہتا ہے۔ جلسہ گاہ میں تو جلسہ کے اختتام پر غالباً روزانہ اتار لیا جاتا تھا۔ مگر یہ قصرِ خلافت والا جھنڈا خدا کے فضل سے کبھی سرنگوں نہیں ہوا۔ مجھے بتایا گیا کہ فسادات کے دنوں میں بھی یہ باقاعدہ اسی طرح لہراتا تھا۔ جس طرح آج لہراتا ہے تیرہ سو سال کے لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالےٰ نے منہاج نبوت پر اس زمانے میں اپنے مسیح حضرت احمد علیہ السلام کے ذریعے مسلمانوں میں پھر خلافت حقہ قائم کی۔ دنیا کے تمام فرقوں اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں نے اپنی تمام تنگ میں آکر اس خلافت کی مخالفت کی اور اسے ہمیشہ کے لئے مٹا دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور ہر قسم کے منصوبے کئے مگر یہ خلافت حقہ

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ

کے مطابق نہ صرف خود روز بروز مستحکم اور مضبوط ہوتی چلی گئی۔ بلکہ تمکین دین کے کام کو بھی غیر معمولی طور کامیابی سے اور احسن طریق سے سرانجام دے رہی ہے اور خدا کی نصرت اور اسکے فضلوں کو اپنے اندر جذب کر کرکے اس مادی دنیا کے لئے آب حیات کا ایک ایسا بحر زخار بن گئی ہے جس سے نہریں اور دریا نکل کر جال کی طرح اب ساری دنیا میں پھیل گئے اور ہر ملک کو سیراب کر رہے ہیں۔ د

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنّت کا روحانی وجود

از محمد شمس احمد صاحب جامی واقف زندگی طالب علم بی۔ ایس۔ سی (ڈگری کالج)

"انسان کی دنیوی زندگی کے بعد خدا تعالےٰ اسے موت کے دروازے سے گذار کر ایک نئی تخلیق بخشے گا اور ہر نفس سے اس کے اعمال کے مطابق برتاؤ کیا جائے گا"

یہ عقیدہ کم و بیش ہر موجودہ مذہب میں موجود ہے۔ اگر اختلاف ہے تو بعض جزوی شقوں میں مثلاً جنت اس لئے بنائی گئی ہے کہ خدا تعالےٰ کے وہ بندے جو اس جہان میں اس کی خوشنودی کے لئے کوشاں رہیں ان کو اس کا انعام دیا جائے۔ اور ایک لامحدود عرصہ کیلئے (وھم فیھا خلدون) ان کو جنت کی نعما سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا جائے۔ اختلاف اس بات پہ ہے کہ بعض مفکرین ان نعما کے وجود کو مادی سمجھتے ہیں۔ اور بعض روحانی اور ایک طبقہ ایسا ہے جو اس کو سمجھ نہیں سکا۔ اور آئندہ اس پہ سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

جہاں تک قرآن حکیم کی روشنی میں اس عاجز کا خیال ہے یہ راحت بخش اشیاء روحانی وجود رکھتی ہیں۔ جنت کو مادی سمجھنے والے طبقہ کا خیال ہے کہ چونکہ انسان کی تخلیق مادہ سے ہوئی اس لئے قدرتی طور پہ ان اشیا کو پسند کرتا ہے جو اسے جسمانی حظ پہنچائیں۔ وہ انہی چیزوں کی طرف مائل ہوگا جو اسے حواس خمسہ کے ذریعہ محسوس ہوں۔ سو اس اصول کے مطابق انسان ایک حسین شے، میٹھے خربوزے، صدائے عندلیب، ریشمی کپڑے اور عطر کو ایک بدصورت چیز، حنظل، صوت الحمیر۔ بدبودار میلے چبھنے والے کپڑے پہ ترجیح دے گا۔ اور چونکہ یہ مادی اشیاء ہیں، اور انسان کی قوتیں صرف مادی اشیا کو ہی محسوس کر سکتی ہیں۔ لہذا جنت میں جو ابدی راحت کی جگہ ہے ان اشیا کا اسی یا اس سے بہتر صورت میں موجود ہونا ضروری ہے۔

اگر قرآن حکیم پہ غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس مادی انسان کا اسی صورت میں جنت کے فرحت افزا نظاروں سے لطف اندوز ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ کیونکہ جنت خدا تعالےٰ کے پسندیدہ اعمال کا بدلہ ہے (سورہ کہف۔ انّ الّذین آمنوا وعملوا الصّٰلحٰت کانت لھم جنّٰت الفردوس نزلا) اور خدا تعالےٰ ان لوگوں کے اعمال پسند کرتا ہے جو کہ مطہر اور پاک ہوں گے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ان اللّٰہ یحب التوابین و یحب المتطھرین۔

پس جب تک انسان اپنے اس مادی وجود کے ساتھ موجود ہے۔ وہ آلائشیں اس کا جزو رہیں گی جن کی وجہ سے طہارت کا حکم دیا گیا ہے۔ نیز فرمایا گیا ہے کہ کنتم امواتًا فاحیاکم ثمّ یمیتکم ثمّ یحییکم ثمّ الیہ ترجعون یعنی۔ اعمال کے مطابق جزا دینے کے لئے نئی زندگی دی جائے گی احادیث شریف میں بھی صاف طور پہ ہادی دوجہاں (فداہ امّی وابی) نے عقبےٰ میں نئے وجودوں کے ساتھ ارواح کی موجودگی کا ذکر فرمایا ہے۔ اب اگر وہ وجود مادی ہوں گے تو اس نئی تخلیق کا مقصد فوت ہوتا ہے۔ کیونکہ روح کے متعلق یہ کہنا کہ صرف روح ہی ان مادی اشیاء سے راحت یا دکھ حاصل کرتی ہے بجا نہیں ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے لئے ذریعہ حواس خمسہ ہیں جو کہ اس مادی جسم سے متعلق ہیں جب اس مادی وجود کی موجودگی ہی ناپید ہے تو ہم صرف روحانی ذرائع سے مادی اشیاء سے کیسے تعلق رکھ سکتے ہیں؟ اس کے لئے ان نعما کا روحانی مخلوق ہونا لازمی ہے اور یہ ماننا پڑے گا کہ وہ نئی پیدائش روحانی اجسام کے ساتھ ہوگی۔

حضور سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں فرماتے ہیں:

"خدا تعالےٰ فرماتا ہے فلا تعلم نفسٌ ما اخفی لھم من قرّۃ اعین یعنی کوئی نفس نیکی کرنے والا نہیں جانتا کہ وہ کیا کیا نعمتیں ہیں جو اس کے لئے مخفی ہیں سو خدا تعالےٰ نے ان تمام نعمتوں کو مخفی قرار دیا۔ جن کا دنیاوی نعمتوں میں نمونہ نہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ دنیا کی نعمتیں ہم پر مخفی نہیں ہیں اور دودھ اور انار اور انگور وغیرہ کو ہم جانتے ہیں اور ہمیشہ یہ چیزیں کھاتے ہیں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ چیزیں اور ہیں ان کو ان چیزوں سے صرف نام کا اشتراک ہے۔ پس جس نے بہشت کو دنیا کی چیزوں کا مجموعہ سمجھا اس نے قرآن شریف کا ایک حرف بھی نہیں سمجھا"

پھر حضور علیہ السلام اسی کتاب میں جنت کی نعماء کے ذکر میں ارشاد فرماتے ہیں:

"وہ چیزیں روح کو روشن کرتی ہیں اور خدا کی معرفت بڑھاتی ہیں اور روحانی غذائیں ہیں۔ گو ان غذاؤں کا تمام نقشہ جسمانی رنگ پہ ظاہر کیا گیا ہے۔ مگر ساتھ بتایا گیا ہے کہ ان کا سرچشمہ روح اور راستی ہے"

دوسرے زاویہ نظر سے اگر اس جہان کی مادی اشیاء جن میں سے چند ایک کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اور جن کو قرآن حمید نے بھی تشبیہً بیان کیا ہے جنت میں موجود ہوں۔ تو ان اجسام سے پیدا شدہ بعض چیزیں جو اس دنیا میں بھی پاکیزگی میں خلل انداز ہوتی ہیں اور ان سے احتراز کا حکم دیا گیا ہے وہ یقیناً وہاں بھی موجود ہوں گی۔ اور جنت میں ایک ناپاک چیز کا کیا کام؟

لہذا یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ جنت میں مومنوں کے راحت و آرام کے لئے جو سامان موجود ہوں گے وہ محض روحانی ہوں گے اور انسانی عقل اس کا قیاس نہیں کر سکتی۔ اور قرآن پاک نے جہاں بھی مادی اشیاء کا ذکر کیا ہے وہ تشبیہ دے کر ترغیب دلانے کے لئے کیا ہے۔ کہ جس طرح ان چیزوں کو تم اس دنیا میں پسند کرتے ہو ان سے کہیں زیادہ پسندیدہ ماحول تمہیں عطا کیا جائے گا جو سب اس صلہ میں ہوگا جو کہ تم نے اپنے خالق کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا۔

اور حقیقت یہ ہے کہ ایک مومن کے لئے اپنے محبوب کی رضا اور ملاقات سے بڑھ کر اور کونسی بات راحت خوشی اور تسلّی کا ذریعہ ہو سکتی ہے اور جن اشیاء کو اس نے اس دنیا میں اپنے محبوب کی خوشنودی کے لئے چھوڑا ان کی اخروی جہان میں موجودگی کس طرح ترغیب کا باعث ہو سکتی ہے؟

تبلیغ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

"دوستوں کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے کہ جب تک تبلیغ کی طرف خاص توجہ نہیں کی جائے گی جماعت کبھی ترقی نہیں کر سکتی ہر شخص جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے اسے یہ پختہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ سالانہ کم از کم ایک شخص کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور اگر وہ ایسا عہد نہیں کرتا تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ روحانی رنگ میں اس پہ موت وارد ہو رہی ہے"

"اگر ہم میں سے ہر شخص اس بات کا عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ پچاس ساٹھ سال تو الگ رہے چھ سات سالوں میں ہی اتنا عظیم الشان تغیر پیدا ہو جائے گا کہ اس کی مثال دنیا میں ڈھونڈنی مشکل ہوگی"

پس میں جماعتوں کو ایک دفعہ پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہر شخص سے سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد لیا جائے اور لسٹوں کو مکمل کر کے دفتر بیعت میں بھجوایا جائے اور پھر اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے"

فارم وعدہ بیعت تمام انجمنوں کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت کو نہ ملا ہو تو دفتر بیعت سے طلب فرمایا جائے۔

انچارج بیعت ربوہ

چوہدری غلام حسین صاحب آف جھنگ کا انتقال

میرے ابا جان الحاج چوہدری غلام حسین صاحب پی۔ ای۔ ایس پنشنر (آف جھنگ) سابق مجلد الفضل قادیان تین روز بیمار رہ کر حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی علم دوستی اور منکسر المزاجی اخلاص اور نیکی کی وجہ سے جماعت میں ان کا حلقۂ احباب بہت ہی وسیع تھا۔ احباب ان کے بلندیٔ درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالشکور ریڈیو انسپکٹر ملتان چھاؤنی (حال جھنگ شہر)

دیہاتی مبلغ بن کر تبلیغ اسلام و احمدیت کو وسیع تر کیجئے

ہمارا ایمان ہے کہ تجدید دین کیلئے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ امام وقت نے پیغام احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو پھیلانے کیلئے یہ سکیم جماعت کے سامنے رکھی تھی کہ دیہات کے ماحول میں بسہولت گذارہ کرنے والے دیہات کے احباب کے مذاق کے مطابق گفتگو کرنے والے اور باہمت مخلص نوجوانوں کو تبلیغ کیلئے زندگی وقف کرنی چاہیئے۔ ان نوجوانوں کو مرکز ایک سال تک دینی تعلیم دے گا اور اس کے بعد مختلف جگہوں پہ مقرر کرے گا۔

اگر آپ کم از کم پرائمری تک تعلیم رکھتے ہیں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہیں۔ مسائل کے سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں تو فوراً اپنی زندگی وقف کیجئے

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

نقشہ بیعت بابت جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۱۸۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ جن جماعتوں کے ذریعہ کوئی بیعت نہیں ہوئی۔ انہیں سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کی ترقی کیوں رکی ہوئی ہے۔ جب تک ایسی جماعتیں تبلیغ کی طرف خاص توجہ نہیں کریں گی۔ اس وقت تک صحیح رنگ میں ترقی نہیں ہو سکتی۔ ترقی حاصل کرنے کے لئے پہلا قدم یہ ہے۔ کہ ہر احمدی پختہ عزم کے ساتھ یہ عہد کرے۔ کہ وہ سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائے گا۔ اور پھر اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اگر آپ کے دل میں احمدیت کی ترقی کے لئے کچھ بھی جوش ہے۔ تو آپ ایسا عہد لکھ کر بھجوا دیں۔ (انچارج بیعت ربوہ)

نام مقامات	تعداد بیعت	نام مقامات	تعداد بیعت	نام مقامات	تعداد بیعت
ضلع لائلپور		نیخانوالہ	۱	بچیاں	۱
لائلپور	۸	جھنگی تاجہ ریحاں	۱	میزان	۱۶
پنجوڑ چک نمبر ۶	۱	بھلکہ	۳	**ضلع سیالکوٹ**	
چک نمبر ۵۵	۱	چک نمبر ۹ شمالی	۲	سیالکوٹ	۲
چک نمبر ۲۹۵ گ.ب	۲	خوشاب	۶	سورنگ	۱
چک نمبر ۲۵۵	۱	چاہ جوگی	۵	بینسورنہ	۱
چک نمبر ۲۹۸	۱	چک نمبر ۴۳	۱	مالو کے بھگت	۱
چک نمبر ۳۳ ج.ب	۱	سیولا	۱	کوٹ بیگماں	۱
رسالے والا	۱	بھیرہ	۱	قاضی یارڈنگ	۲
چک جھمرہ	۳	میزان	۳۳	کسی	۱
چک نمبر ۱۶۷ ج.ب	۱	**شیخوپورہ**		خانوالی	۱
چک نمبر ۲۷	۱	سانگلہ ہل	۳	ڈسکہ	۱
چک نمبر ۱۴ ر.ب	۱	بچے کے	۱	گرال	۱
چک نمبر ۶۵۴/۵	۱	چک نمبر ۱۲۰	۱	کوٹ بالوہ	۱
چک نمبر ۶۶	۱	چک نمبر ۱۱۹	۱۰	میزان	۱۳
جھنڈانوالہ	۱	ڈھونی	۱	**ضلع جھنگ**	
گھسیٹ پورہ	۱	بھینی شرقپور	۱	مگھیانہ	۳
چک شیرکا	۴	کاہتی	۱	جھنگ	۳
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱	جھٹم	۱	احمد آباد	۱
چک نمبر ۸۸	۱	کلسیاں	۱	چک نمبر ۴۹۴ ج.ب	۱
طول باجرے	۱	ڈھاب سنگھ	۱	چنیوٹ	۱
چک نمبر ۸۶	۱	انیکے	۱	میزان	۹
چک نمبر ۵۹	۱	کسی	۲	**ضلع گجرات**	
چک ۲۶۵	۱	خانقاہ ڈوگراں	۱	کوٹلی افغاناں	۱
چک نمبر ۶۶	۱	ڈیری	۱	پوڑانوالہ	۱
میزان	۳۷	میزان	۱۷	گوڑیالہ	۱
ضلع سرگودھا	۱	**ضلع ملتان**		سعد اللہ پور	۱
چک نمبر ۹ شمالی	۱	ملتان	۳	بیلاں	۱
چک نمبر ۲۸	۱	چک ۵۴۳	۱	گیلنہ	۱
سلانوالی	۱	دیوا سنگھ والہ	۲	گوئیکی	۲
چک نمبر ۳۷ جنوبی	۱	شیخوپورہ	۳	لوسر	۱
چک نمبر ۸۵ شمالی	۳	لودھراں	۲	میزان	۹
جبتی تحصیل خوشاب	۲	چک نمبر ۲۴/۱۰R	۱	**ضلع لاہور**	
چک نمبر ۹۷ جنوبی	۱	چک نمبر ۳۶	۱	لاہور	۶
سید تو	۱	حاجی ڈانہ	۱	گنج مغلپورہ	۱
دودہ	۱	راجہ والا	۱	باغبانپورہ	۱
				قصور	۱
				میزان	۹

نام مقامات	تعداد بیعت	نام مقامات	تعداد بیعت	نام مقامات	تعداد بیعت	نام مقامات	تعداد بیعت
گوجرانوالہ		پنڈ دادنخان	۲	**مظفرگڑھ**		**سندھ کراچی**	
وزیرآباد	۱	دوالمیال	۲	چوہان ضلع کیمبل پور	۱	روہڑی	۲
گکھڑ منڈی	۱	داور خان	۱	لنڈ شاہ ضلع ڈیرہ غازیخان	۱	**صوبہ سرحد**	
کوٹ رتہ	۱	خانپور	۱	راولپنڈی	۱	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۲
چھنانواں	۱	میزان	۷	سبی بلوچستان	۱	پارہ چنار	۱
احمد نگر	۱	**ضلع منٹگمری**		چک نمبر ۱۲۳ جودھ والہ	۱	نوشہرہ چھاؤنی	۳
بھورے	۱	چک نمبر ۳۶	۱	ضلع رحیم یار خاں بہاولپور	۱	پشاور	۱
پریم کوٹ	۱	دیپال پور	۱	میزان	۶	میزان	۷
کھیوے والی	۱	چک وساوے والا	۲	**آزاد کشمیر سٹیٹ**		کل میزان	۱۸۲
میزان	۸	چک نمبر ۱۰۸/۱۲۰	۱	کوٹلی	۲		
ضلع جہلم		باٹاں کلاں	۱	دھیند کلاں	۱		
کیوبی پیرا زائی	۱	میزان	۶	میزان	۳		

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا کرنیوالے احباب کی فہرست

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی ادا کر دیئے ہیں۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے گئے ہیں۔ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونے پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

قبل ازیں شائع شدہ فہرستوں کے اسماء بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے تھے۔ نیز اب نمبر شمار مسلسل کر دیا گیا ہے۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی سو فی صدی وعدہ پورا کرنے والوں کے	رقم ادا کردہ
۴۳	سید محمد احمد صاحب صوبیدار موگھیسر حال بنوں	۲۲۵—۰—۰
۴۴	اخوند محمد اکبر صاحب محلہ دار الفضل قادیان حال ملتان	۸۳—۱—۹
۴۵	قریشی غلام سرور صاحب ٹیلیگراف ماسٹر رحیم یار خان	۱۰۰—۰—۰
۴۶	منشی محمد ابراہیم صاحب کنسٹیبل سابق فیروزپور	۶۰—۰—۰
۴۷	شیخ محمد یعقوب صاحب موگا منڈی	۳۶—۰—۰
۴۸	مستری محمد عیسیٰ صاحب زیرہ فیروزپور	۲۰—۰—۰
۴۹	شیخ میر محمد صاحب نوشہرہ ککے زیاں ضلع سیالکوٹ	۳۱—۰—۰
۵۰	محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ تلونڈی تحصیل پسرور	۱۰—۰—۰
۵۱	میاں اللہ رکھا صاحب نوشہرہ ککے زیاں ضلع سیالکوٹ	۱۵—۰—۰
۵۲	چوہدری فتح خان صاحب چک ۸۷ جنوبی سرگودھا	۴۵—۰—۰
۵۳	چوہدری حاتم علی صاحب ولد نبی بخش صاحب "	۳۰۰—۰—۰
۵۴	چوہدری حاتم علی صاحب ولد سلطان علی صاحب "	۳۰—۰—۰
۵۵	چوہدری نور حسین صاحب چک ۲۹۷ ڈاکخانہ گوجرہ سابق تلونڈی جھنگلاں	۲۰—۰—۰
۵۶	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب عزیز مدرس چک ۹۲/۱۲ ایل ضلع منٹگمری	۵۱—۵—۰
۵۷	مکرم محمد یوسف صاحب بریلوی حال ترکی ضلع جہلم	۱۴۰—۰—۰
۵۸	شمس الاسلام صاحب ملتان	۵۲—۰—۰
۵۹	ماسٹر نواب الدین صاحب ایم۔ اے۔ ملتان	۹۵—۰—۰
۶۰	مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب گڑھی شاہو لاہور	۱۲۹—۰—۰
۶۱	خواجہ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ	۱۰۰—۰—۰
۶۲	خواجہ عبد القیوم خان صاحب "	۱۰۰—۰—۰
۶۳	شیخ صاحب دین صاحب "	۵۰—۰—۰
		(نظارت بیت المال)

درخواست ہائے دعا

میرے والد صاحب میاں فتح محمد ملازم لوکوشاپ اچانک ڈبل نمونیہ ہو جانے کی وجہ سے تشویشناک حالت میں ہیں۔ احباب سے دردمندانہ التجا ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد شریف انفرمیشن)

(۲) میرا لڑکا بعمر قریباً ایک ماہ بیمار ہے۔ احباب دردِ دل سے اس کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق کاتب اخبار الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے طلبا کی ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل مقابلوں میں کامیابی

مقررہ قوانین کی پابندی کرتے ہوئے ہمارے سکول کی جو ٹیمیں حال ہی میں جھنگ سکولز ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ میں شامل ہوئیں۔ اس میں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مقررین اور ایتھلیٹکس کی ٹیمیں نمایاں طور پر کامیاب رہیں۔

ایتھلیٹکس کی ٹیم میں عزیزان احسان الٰہی۔ عبد الغفور اور حکیم اللہ شامل تھے۔ سو گز۔ چار سو گز۔ آٹھ سو گز کی دوڑ اور لمبی چھلانگ میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے کی وجہ سے ہماری اس ٹیم کو انفرادی انعامات کے علاوہ "مخدومی" کپ ملا۔ اور ہماری یہ ٹیم ضلع بھر میں اول رہی۔

تقریر کے میدان میں طلباء کی نمائندگی عزیزان عبد اللہ عثمان عمر۔ منظور احمد ظفری۔ اور نذیر احمد شاد نے کی۔ مقررہ عنوان پر اردو میں تقریر کرنے والوں میں سے عزیز عبد اللہ عثمان عمر ضلع بھر میں اول۔ اور فی البدیہہ میں دوم قرار پایا۔ اور عزیز منظور احمد ظفری کو ساتھ ملا کر ہر دو کی تقریریں بحیثیت مجموعی تمام سکولوں سے بہترین قرار دی گئیں اور سکول کے ان دو نمائندوں کو ایک بہت عمدہ "شیلڈ" انعام میں ملی۔ انگریزی تقاریر کے مقابلہ میں نذیر احمد شاد ضلع بھر میں دوم قرار پایا۔

اپنے ضلع میں اول رہنے کے علاوہ عزیز عبد اللہ عثمان ڈویژنل مقابلہ میں جس میں ملتان ڈویژن کے تمام ضلعوں میں ناموری حاصل کرنے والے مقررین شامل تھے سوم رہا۔ اللہ تعالیٰ عزیز کی کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور اسکے وجود کو اسلام اور سلسلہ کے لئے مفید بنائے۔ احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ عزیز عبد اللہ عثمان عمر (محترم مولوی عبد السلام صاحب عمر کا صاحبزادہ) حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا پوتا ہے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

محترم خان محمد اکرم خان صاحب درانی مرحوم

آپ کے جملہ خصائل حسنہ میں سے تبلیغی جدوجہد اور اڑے وقت میں اپنے اور بیگانوں کے کام آنا خاص امتیازی خوبیاں تھیں۔ چنانچہ تقسیم ہند کی گذشتہ شورش و یورش کے بعد جہاں حضرت مرزا اعلام رسول صاحب مرحوم کے صاحبزادہ مرزا عبد اللہ جان صاحب بیرسٹر سب جج پشاور کی مساعی جمیلہ عام پناہ گزینوں کے لئے ڈھارس کا موجب ہوئی تھیں وہاں بعض احباب کیلئے آپکی جدوجہد بھی ناقابل فراموش احسان ثابت ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مخلصوں کو اس کار خیر کی بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے۔

ایسا ہی تبلیغ کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے جیسا کہ پشاور کی مقامی جماعت میں مولانا عبد الکریم صاحب میر اور بابو محمد الطاف خان صاحب خاص ذوق و شوق اور جوش رکھتے ہیں بتحصیل چارسدہ میں آپکا وجود اس کام کے لئے سب سے پیش پیش تھا۔ چنانچہ زبانی تبلیغ کے علاوہ مراسلات اور ٹریکٹوں کے ذریعہ آپ ہر کس و ناکس کو بے محابا تبلیغ کرنے کے ہمیشہ سے عادی تھے۔ پھر بی۔ اے علیگ ہونے کے علاوہ سیاحت یورپ کرنے کی وجہ سے آپ تبلیغی محفلوں میں عام معلومات کے ساتھ ساتھ اپنے ذاتی مشاہدات کی بناء پر بہت کامیاب گفتگو فرمایا کرتے تھے۔ پھر اس معاملہ میں آپ کچھ ایسے جری واقع ہوئے تھے کہ باوجود وحشیانہ ماحول کے آپ ہمیشہ ہی نہتے اور غیر مسلح ہونے کی حالت میں لوگوں کے بے دھڑک تبلیغ کیا کرتے تھے۔ ایک موقعہ پر عزیز القدر صاحبزادہ حبیب اللہ شاہ صاحب نے آپ کو اسلحہ رکھنے کی طرف توجہ بھی دلائی مگر آپ نے یہ کہتے ہوئے ٹال دیا۔ کہ صاحبزادہ صاحب میری ایسی قسمت کہاں۔ کہ میں تبلیغ کرتے ہوئے خدا کی راہ میں مارا جاؤں۔

پچھلے دنوں کا واقعہ ہے کہ ایک تقریب کے موقعہ پر مولانا چراغ دین صاحب مبلغ سے آپ فرمانے لگے امسال میری صحت کچھ غیر معمولی طور سے اچھی ہے۔ ڈرتا ہوں کہ یہ کہیں چراغ صبح کی طرح میری لو کا آخری مرتبہ سنبھالا نہ ہو۔ خدا معلوم یہ فقرہ کس حالت میں آپ کے منہ سے نکل کر مشیت ایزدی کی ترجمانی کر گیا۔ کہ اس کے چار مہینے بعد آپ واقعی اس دنیائے فانی سے رخت سفر اٹھانے پر مجبور ہو گئے۔

(خاکسار مصلح الدین احمد راجیکی پشاور شہر)

موصی احباب

(۱) ہر موصی کو اپنی سالانہ ماہوار آمد کا باقاعدہ حساب رکھنا چاہیئے۔ تاکہ "بجٹ فارم اصل آمد" کی صحیح خانہ پری کی جا سکے۔

(۲) جب سالانہ حساب دفتر کی طرف سے ارسال کیا جاتا ہے۔ تو اسے بغور ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی رقم اندراج ہونے سے رہ گئی ہو تو اس رقم کے داخل خزانہ کرانے کے کوپن اور تاریخ کا حوالہ دے کر درستی کرا لینی چاہیئے۔ مقامی رسیدوں کے کتاب نمبر اور حوالجات وغیرہ کا ریکارڈ دفتر میں نہیں ہے اس لئے اس کا حوالہ دینا بے فائدہ ہے اور کوپن سیکرٹری مال سے دریافت کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) مقامی رسید پر سیکرٹری صاحب مال سے دریافت کر کے کوپن لکھ لینے چاہئیں۔ تو بوقت ضرورت اس کا حوالہ دے کر پڑتال کی جا سکتی ہے۔

(۴) رقم جمع کراتے وقت اہلیہ فلاں۔ والدہ فلاں یا بنت فلاں لکھوانا بے فائدہ ہے۔ رقوم اندراج ہونے سے رہ جاتی ہیں۔ کیونکہ نمبر وصیت معلوم نہیں ہو سکتا۔ (سیکرٹری دفتر وصیت ربوہ)

اعلیٰ عطر

امپیریل کیمیکل کمپنی کے تیار کردہ بہترین ولایتی عطر جیسمین۔ شامی۔ اپلون۔ موتا۔ نشاط۔ میریال فلورا۔ جو فی شیشی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

ہماری اپنی مصنوعات اعلیٰ قسم کے لیسی عطر چنبیلی۔ گلاب۔ شام شیراز۔ حنا۔ مشک۔ عنبر گل شبو۔ گل سوسن۔ نرگس۔ شہلا۔ اعرابی۔ نیلوفر بنفشہ قیمت پانچ روپے اور دس روپے فی تولہ چنبیلی۔ گلاب۔ گل شبو۔ بہترین قسم بیس روپے فی تولہ تک

ایسٹرن فیکٹری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوانے میں آپکو فائدہ ہے۔ وی۔ پی کا خرچ بچ جاتا ہے۔ پرچہ باقاعدہ ملتا رہتا ہے

چالو کاروبار میں حصہ دار کی ضرورت

ہمیں لکڑی کے کاروبار کو اعلیٰ پیمانہ پر چلانے کے لئے ایک حصہ دار کی ضرورت ہے منافع معقول ملے گا۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں یا خود تشریف فرما کر بات چیت کریں۔

م۔ ش۔ ہاشمی وکٹوریہ ہوٹل نزد دفتر زمیندار لاہور

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت!

عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

اطلاع عام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ یکم فروری ۱۹۵۰ء سے السٹیڈ اقلیول کی اجرت حسب شق ۳۰۲ ضمن ۱۹ جنرل رولز مندرجہ صفحہ ۶۴ و ۶۳ ریلوے ٹائم ٹیبل تبدیل کر کے ۳ ر فی قلی فی پھیری کر دی گئی ہے۔ اس کا اطلاق تمام نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ہو گا:۔

جنرل منیجر (تجارتی) لاہور

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

زد جام عشق:۔ قوت مردانہ کی خاص دوا:۔ قیمت ایکماہ پندرہ روپے:۔ زد جام عشق / وصندلیسن پر رسالہ مفت منگوائیں:۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

مریخ سیارہ پر زبردست دھماکہ
منجموں کو مستقل غور کرنیکی ہدایت

واشنگٹن ۲۸ جنوری ٹوکیو سے یہ اطلاع موصول ہونے کے بعد کہ جاپانی مبصروں کو ایسا نظر آیا ہے کہ جیسے سیارہ مریخ پر زبردست دھماکہ ہوا ہو۔ دنیا کے منجموں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس سیارہ کو برابر نگاہ میں رکھیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دھماکہ جو جوہری بم کے دھماکہ سے بھی تیز تر تھا۔ آتش فشاں پہاڑ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس نے [illegible] کی سطح کے [illegible] لاکھ مربع میل کو متاثر کیا اور دھوئیں کے رنگ کی ایک چادر سو فٹ تک ہوا میں بلند ہوتی دیکھی گئی ہے۔

اس سیارہ پر نظر رکھنے کی درخواست امریکہ کے چاند اور سیاروں کے مبصرین کی انجمن کے ڈائریکٹر مسٹر والٹر ہاس نے کی ہے۔ جن کا کہنا ہے کہ مغربی جرمنی کے سائنس دانوں کو مطالعہ کا بہترین موقعہ ہے۔ مریخ زمین سے نزدیک ترین سیارہ ہے۔ [illegible] سنسنی خیز قصے کے مصنفین جن میں ایچ۔ جی۔ ویلز بھی شامل ہیں "زمین پر مریخ والوں کا حملہ" کے متعلق اکثر لکھتے رہتے ہیں (اسٹار)

مشرقی وسطی کے لئے اقتصادی کمیشن

لیک سیکسس ۲۸ جنوری اقوام متحدہ کے اقتصادی سماجی کونسل کا جو دسواں اجلاس آئندہ مہینہ یہاں شروع ہونے والا ہے۔ اسکے ایجنڈا کا اہم ترین حصہ مشرق وسطی کے لئے علاقائی اقتصادی کمیشن کے قیام کی سفارشات ہیں۔

یہ کمیشن جس کی تجویز ایک خصوصی کمیٹی نے کی ہے۔ اس علاقہ کی اقتصادی صلاحیتوں کا جائزہ لے گا اور ترقی کی رکاوٹیں دور کرنے کے ذرائع پر غور کرے گا۔

ایسے ادارہ کے قیام کی تجویز سب سے پہلے ۱۹۴۷ء کی جنرل اسمبلی کے سامنے پیش کی گئی تھی۔ لیکن اس وقت مشرق وسطی کے سیاسی حالات کی وجہ سے تجویز ملتوی کر دینی پڑی تھی۔

یہ کمیشن عرب ممالک۔ افغانستان۔ حبشہ۔ ایران۔ یونان اور ترکی پر مشتمل ہوگا۔ اور اسمیں عرب لیگ کا بھی ایک نمائندہ شریک ہوگا جس کی حیثیت مشیر کی ہوگی۔ یعنی وہ مباحثوں میں حصہ لے گا۔ لیکن اسے ووٹ کا حق نہیں ہوگا جو سروے پہلے کئے جا چکے ہیں۔ ان سے بھی یہ استفادہ حاصل کرے گا۔

مصر نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ مشرق وسطی کے لئے اس نئے اقتصادی کمیشن کا صدر دفتر قاہرہ میں ہو۔ (اسٹار)

مشرقی جرمن پولیس کے افسر اعلیٰ کا بیان

برلن ۲۸ جنوری۔ گذشتہ شب مشرقی جرمنی کی حکومت کی [illegible] پولیس کے نئے افسر اعلیٰ [illegible] نے [illegible] اور امریکہ کے ایجنٹ جاسوسی کا [illegible] روسی [illegible] کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جرمنی کے مشرقی علاقہ میں [illegible] پکڑے جائینگے انہیں یا تو [illegible] اڑا دی جائے گی۔ یا پھانسی دی جائیگی مشرقی [illegible] کے اجلاس میں اشتراکی پولیس کے افسر [illegible] نے بتایا کہ گذشتہ سال مشرقی جرمنی میں آتشزدگی کے جو ۱۲ ہزار واقعات ہوئے ان میں سے بیشتر شر پسندوں کی حرکتیں تھیں۔ (اسٹار)

شاہ ایران کے دورہ کا پروگرام

کراچی ۲۸ جنوری۔ شاہ ایران ۱۰ مارچ ۱۹۵۰ء کو کراچی جائیں گے۔ آپ مشرقی پاکستان کا بھی دورہ کریں گے۔ آپ کا پروگرام تیار ہو چکا ہے۔ بہت جلد یہ پروگرام وزیر اعظم کے سامنے منظوری کے لئے رکھدیا جائے گا۔

نہروں کے پانی کے جھگڑے کو بین الاقوامی ماہرین کے کمشن کے سپرد کیا جائیگا

کراچی ۲۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے یہ اصول تسلیم کر لیا ہے کہ نہروں کے پانی کے بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان جو جھگڑا ہے اسے بین الاقوامی کمشن کے سپرد کر دیا ہے۔ اگر ماہرین کا یہ کمشن کوئی ایسا حل کرنے میں ناکام رہا جو دونوں ملکوں کے نزدیک قابل قبول ہو تو اس معاملہ کو بین الاقوامی عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ حکومت ہندوستان اس بات پر مصر تھی کہ پاکستان اس کی تجویز قبول کرے اور جب تک کمشن فیصلہ نہ دے۔ اس معاملہ کو بین الاقوامی عدالت کے سامنے پیش کرنے سے احتراز کیا جائے۔ دونوں مملکتوں کے درمیان اس اہم موضوع پر مذاکرات ہو رہے ہیں۔

مدراس کے ہسپتال میں شرح پیدائش کا عالمی ریکارڈ

مدراس ۲۸ جنوری۔ اگمور کے عورتوں اور بچوں کے ہسپتال میں جو مشرق کا بہترین ہسپتال سمجھا جاتا ہے ۱ جنوری اور ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۴۹ء کے درمیان آٹھ ہزار سے زیادہ بچے پیدا ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شرح پیدائش کا سب سے بڑا ریکارڈ ہے جو دنیا کے کسی ایک ہسپتال نے ایک سال میں قائم کیا ہے۔

داخلہ کی کثرت کے پیش نظر ہسپتال کی مشاورتی کمیٹی کی مقرر کردہ کمیٹی نے ۷۵ ہزار روپیہ کے خرچ سے ایک دوسری عمارت بنوانی شروع کی۔ جس میں ۸۴ بستر ہوں گے۔ توقع ہے کہ اس سال مارچ کے آخر تک یہ عمارت مکمل ہو جائے گی (اسٹار)

پنڈی میں ۳۰۳ بندوقیں اور پستول پائے گئے

راولپنڈی ۲۸ جنوری۔ مقامی پولیس کی اسپیشل اسٹاف کے اسلحہ سے متعلق اسٹاف نے راولپنڈی کے مضافات میں مقام گولا سے ۳۰۳ بور کی ۱۹ بندوقیں اور چار پستول حاصل کئے ہیں۔ لوگوں کو ترغیب دلا کر ان سے اپیل کرنے کے بعد یہ اسلحہ حاصل ہوئے ہیں۔ (اسٹار)

سفیر پاکستان متعین روس نے لینن کی نعش پھول چڑھائے

ماسکو ۲۸ جنوری۔ ہزایکسی لنسی مسٹر شعیب قریشی سفیر کبیر پاکستان نے آج روسی لیڈر لینن کی نعش پر پھول چڑھائے۔ جو عجائب گھر میں رکھی ہے آپ کے ہمراہ پاکستان کے سفارت خانہ کے تمام ارکان تھے۔ روسی دفتر خارجہ نے اس دورہ کا بندوبست کیا تھا۔

ہوائی جہازوں کی سیر کرائی جائیگی

لاہور ۲۸ جنوری۔ رائل پاکستان ائیر فورس کی [illegible] فنڈ کے سلسلہ میں ۲۹ جنوری کو لاہور میں ایک ہوائی مظاہرے کا بندوبست کیا گیا ہے اس دن طیاروں کے مظاہرے اور نمائش کے علاوہ لوگوں کو ہوائی جہازوں کی سیر کرائی جائیگی

بیت المقدس کے عرب علاقہ کیلئے روشنی

قاہرہ ۲۸ جنوری۔ برطانیہ کے فلسطین چھوڑ دینے کے بعد پہلی دفعہ بیت المقدس کا عرب علاقہ سڑکوں پر برقی روشنی کا اپنا انتظام کرنے والا ہے۔ برطانیہ سے بجلی پیدا کرنے والی دو مشینیں خریدی گئی ہیں۔ اور روشنی کے لئے سامان لگائے گئے ہیں۔

روشنی کا یہ نیا انتظام جو رملہ اور البائیرہ تک کیا گیا ہے۔ فوری طور پر شروع ہو جائے گا اب تک اس لئے روشنی نہیں ہو سکی تھی کہ بیت المقدس کے اصل پاور ہاؤس شہر کے یہودی علاقہ میں ہے جس پر ان کا قبضہ ہے (اسٹار)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک علمی تقریر

تعلیم الاسلام کالج میں زیر اہتمام مجلس توسیع اردو جناب ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی لیکچرار اردو پنجاب یونیورسٹی انشاء اللہ العزیز آئندہ دوشنبہ مورخہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۵۰ء کو ساڑھے ۶ بجے شام تعلیم الاسلام کالج ہال میں

مصحفی کی غزلگوئی

کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ جناب محترم ڈاکٹر سید محمد عبد اللہ صاحب ایم۔ اے۔ ڈی لٹ صدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی صدارت فرمائیں گے زبان اردو سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب تشریف لا کر مستفید ہوں۔

خاکسار رشید احمد قیصرانی معتمد مجلس توسیع اردو

سٹی کونسل کو نٹال انڈین کانگریس کا الٹی میٹم

ڈربن ۲۸ جنوری نٹال انڈین کانگریس کے اس "الٹی میٹم" پر غور کرنے کے بعد کہ اگر ہندوستانیوں وغیرہ کو میونسپل لائبریری کے استعمال کی اجازت نہ دی گئی تو وہ عمارت پر "چڑھائی" کر دیں گے۔ سٹی کونسل کی کمیٹی برائے باغات و تفریحات نے متحرک غیر یورپی لائبریری کرنے کے امکانات پر رپورٹ طلب کی ہے۔ ہندوستانی الٹی میٹم میں پہلے یہ کہا گیا تھا کہ اگر ۲۷ جنوری تک پبلک لائبریری کے ۱۹۴۸ والے ضمنی قانون کو منسوخ نہ کیا گیا۔ تو کانگرس اپنے ارکان سے غیر یورپی افراد پر پابندی کو توڑنے کو کہے گی۔ چونکہ اس تاریخ تک کمیٹی کا کوئی اجلاس نہ ہوا۔ اسلئے کانگریس نے اس وقت تک کوئی کارروائی نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب تک کہ کونسل کا اجلاس نہ ہو۔ ۱۱ غیر یورپی ٹریڈ یونین نے کانگرس کی حمایت کی ہے (اسٹار)

عبد اللہ نے مفتی ضیاء الحق کی جائیداد ضبط کر لی

راولپنڈی ۲۸ جنوری۔ سری نگر سے موصول شدہ اطلاع مظہر ہے کہ شیخ عبد اللہ کی حکومت نے کشمیر چوہدری مسلم کانفرنس کے جنرل سیکرٹری مفتی ضیاء الحق کی تمام منقولہ و غیر منقولہ جائیداد ضبط کر لی ہے۔ (اسٹار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah